حوالہ نمبر: F.21/S.15 تاریخ: 1/8/2021

مسجد کے فنڈ میں تعدّی کا شرعی حکم

محترم جناب مفتی صاحب السلام علیکم!

سوال: سماماشاپنگ اینڈ ارینہ ٹاور میں مسجد سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہے، جس کی تعمیر میں فنڈ کی کمی کے سبب ہم نے کچھ رقم یونین سے بطور قرض لی تھی اور مسجد کا فنڈ ہوتے ہی ہم نے یہ رقم یونین کو واپس بھی کردی تھی۔ یہاں کے رہائشی مینٹیننس کے ساتھ کچھ رقم مسجد کے فنڈ میں بھی جمع کراتے ہیں۔ پچھلے ایک ماہ سے یونین کے صدر مسجد کی مد میں آنے والی رقم یونین کے کاموں میں بغیر اجازت استعمال کررہے ہیں، ہمارے پوچھنے پر کہتے ہیں کہ ہم نے بھی تو مسجد کو قرض دیا تھا، اب ہم نے استعمال کرلی ہے، جب ہوں گے تو دیدیں گے، شرعی حکم کیا ہے؟ (سید طارق احمد ہاشمی، مسجد سیدہ فاطمۃ الزہرا، سماماشاپنگ ارینہ ٹاور، سیکٹر 5-M، نارتھ کراچی)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ

مسجد کے عطیات کا ایک بڑا حصہ صدقاتِ نافلہ سے ہوتا ہے، جبکہ بعض مساجد میں وقف سے حاصل ہونے والی آمدنی جیسے دکانوں یا مکانات کا کرایہ وغیرہ بھی اس میں شامل ہوتی ہے۔ مسجد کے عطیات خواہ صدقاتِ نافلہ سے جمع ہوئے ہوں یا اوقاف کی آمدنی سے حاصل ہوئے ہوں، اُنہیں کسی دوسری مسجد میں بھی صرف نہیں کیا جاسکتا۔

امام احمد رضا قادری قُدِّسَ سِرُّہ العزیز ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: ''وقف جس غرض کے لیے ہے، اُس کی آمدنی اگرچہ اس کے صرف سے فاضل ہو، دوسری غرض میں صَرف کرنی حرام ہے۔ وقفِ مسجد کی آمدنی مدرسہ میں صرف ہونی درکنار، دوسری مسجد میں بھی صرف نہیں ہوسکتی، نہ ایک مدرسہ کی آمدنی مسجد یا دوسرے مدرسہ میں، درمختار میں ہے: اِتَّحَدَ الْوَاقِفُ وَالْجِهَةُ وَقَلَّ مَرْسُوْمُ بَعْضِ الْمَوْقُوْفِ عَلَيْهِ جَازَ لِلْحَاكِمِ اَنْ يَّصْرِفَ مِنْ فَاضِلِ الْوَقْفِ الْآخَرِ عَلَيْهِ لِاَنَّهُمَا حِيْنَئِذٍ كَشَيْءٍ وَاحِدٍ وَاِنِ اخْتَلَفَ اَحَدُهُمَا بِاَنْ بَنٰى رَجُلَانِ مَسْجِدَيْنِ اَوْ رَجُلٌ مَسْجِدٌ اَوْ مَدْرَسَةٌ وَوَقَفَ عَلَيْهِمَا اَوْقَافًا لَا يَجُوْزُ لَهٗ ذٰلِكَ.

ترجمہ: ''جب واقف ایک ہو اور جہتِ وقف بھی ایک ہو اور آمدن کی تقسیم بعض موقوف علیہ حضرات پر کم پڑ جائے تو حاکم کو اختیار ہے کہ وہ دوسرے فاضل وقف سے ان پر خرچ کردے، کیونکہ یہ دونوں وقف ایک جیسے ہیں اور اگر واقف یا جہتِ وقف دونوں کی مختلف ہو مثلاً: دو حضرات نے علیحدہ علیحدہ مسجد بنائی یا ایک نے مسجد اور دوسرے نے مدرسہ بنایا اور ہر ایک نے ان کے لیے علیحدہ وقف مقرر کیے، تو پھر ایک کی آمدن سے دوسرے کے مصارف کے لیے خرچ کرنا جائز نہیں''۔ چندہ کا جو روپیہ کام ختم ہوکر بچے لازم ہے کہ چندہ دینے والوں کو حصہ رسد واپس دیا جائے

جاری ہے:۔۔۔۔۔

یا وہ جس کام کے لیے اب اجازت دیں اس میں صرف ہو۔ان کی اجازت کے بغیر صرف کرنا حرام ہے، ہاں! جب ان کا پتا نہ چل سکے تو اب یہ چاہیے کہ جس طرح کے کام کے لیے چندہ لیا تھا، اسی طرح کے دوسرے کام میں اٹھائیں مثلاً تعمیر مسجد کا چندہ تھا، مسجد تعمیر ہو چکی تو باقی بھی کسی مسجد کی تعمیر میں اٹھائیں۔غیر کام مثلاً تعمیر مدرسہ میں صرف نہ کریں اور اگر اس طرح کا دوسرا کام نہ پائیں تو وہ باقی روپیہ فقیروں کو تقسیم کر دیں، درمختار میں ہے: فَاِنْ فَضَلَ شَیْئٌ رَدّ لِلْمُتَصَدِّقِ اِن عَلِمَ وَاِلَّا کُفِّنَ بِهٖ مِثْلُهٗ وَاِلَّا تَصَدَّقَ بِهٖ (کفن کے چندہ سے کچھ بچ جائے تو یہ چندہ دینے والا معلوم ہو تو اسے لوٹا دیا جائے ورنہ اس سے ایسے ہی فقیر کو کفن پہنا دیا جائے، یہ بھی نہ ہو سکے، تو کسی فقیر کو صدقہ کر دیا جائے،) اسی طرح فتاویٰ قاضی خان و عالمگیری وغیرہما میں ہے، (فتاویٰ رضویہ، جلد 16، ص:206، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)''۔

علامہ امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:''عموماً یہ چندے صدقۂ نافلہ ہوتے ہیں، ان کو وقف نہیں کیا جا سکتا کہ وقف کے لیے یہ ضرور ہے کہ اصل حبس کر کے اس کے منافع کام میں صرف کیے جائیں، جس کے لیے وقف ہو، نہ یہ کہ خود اصل ہی کو خرچ کر دیا جائے، یہ چندے جس خاص غرض کے لیے کیے گئے ہیں، اس کے غیر میں صرف نہیں کیے جا سکتے۔اگر وہ غرض پوری ہو چکی ہو تو جس نے دیئے ہیں اس کو واپس کیے جائیں یا اس کی اجازت سے دوسرے کام میں خرچ کریں، بغیر اجازت خرچ کرنا ناجائز ہے، (فتاویٰ امجدیہ، جلد سوم، ص:39)''۔

یونین کی انتظامیہ کے پاس لوگوں کا چندہ امانت تھی، انہیں یہ رقم چوکیدار کی تنخواہ، دیکھ بھال، پانی کے انتظام اور اس سے متعلق اشیاء کی مرمت وغیرہ پر خرچ کرنے کی اجازت تھی، امین کی ذمہ داری ہے کہ رقم جن مصارف کے لیے دی گئی ہے، اُنہی پر خرچ کرے۔اس سے ہٹ کر کسی اور مصرف میں لگائیں گے یا مسجد یا کسی فرد کو قرض دیں گے، تو یہ اُن کی طرف سے تعدّی یعنی حد سے تجاوز ہوگا اور ایسی صورت میں اگر وہ رقم ہلاک ہو جائے تو انتظامیہ کے افراد ذاتی طور پر اس کے ضامن ہوں گے۔

پس مسجد کو جو انہوں نے قرض دیا، یہ بھی تعدّی تھی، لیکن مسجد انتظامیہ نے قرض کی یہ رقم واپس کر دی تو مسئلہ حل ہو گیا۔ان کے پاس مسجد فنڈ میں رہائشی لوگوں کا جو چندہ آتا ہے، اُسے انہیں کسی اور مَد میں خرچ کرنے کا اختیار نہیں ہے، یہ امانت میں تعدّی ہے اور حد سے تجاوز ہے، ان کا یہ استدلال بھی باطل ہے:''ہم نے بھی مسجد کو قرض دیا تھا اور جب ہوں گے تو دیدیں گے''، انہیں یہ رقم ہر صورت میں مسجد کی انتظامیہ کو ادا کرنی چاہیے، اُن کی یہ حُجّت اور استدلال شرعاً باطل ہے، انہیں اس پر چندہ دینے والوں سے معافی مانگنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنی چاہیے۔

یکم اگست 2021ء

کتبہٗ

مفتی عبدالرزاق نقشبندی

دارالافتاء

دارالعلوم جامعہ نعیمیہ، کراچی

الجواب صحیح

مفتی منیب الرحمٰن

رئیس دارالافتاء

دارالعلوم جامعہ نعیمیہ، کراچی

دارالافتاء دارالعلوم نعیمیہ کراچی